جماعت احمدیہ

کا

حکومت وقت کی اطاعت کے بارے میں صحیح مؤقف

از

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جماعت احمدیہ

پچھلے چند روز سے متواتر خبریں آرہی ہیں کہ ترکی حکومت بھی اس عظیم الشان جنگ میں شامل ہو گئی ہے۔ جس میں اس سے پہلے سات طاقتیں مشغول تھیں اور اس کا شامل ہونا بالکل بے سبب اور بے وجہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی وجہ سوائے اس کے کچھ معلوم نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ ترکوں کو ان کی بداعمالیوں اور ظلموں کی پوری سزا دینا چاہتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس وقت تک جو وہ اپنے ملک اور اپنی رعایا کے فوائد سے بے خبر رہ کر عیش و عشرت اور آپس کے لڑائی اور جھگڑوں میں مبتلاء رہے ہیں اس کی ان کو پوری سزا دے کیونکہ جن طاقتوں کے مقابلہ کے لئے اس نے تلوار اٹھائی ہے ان سے عہدہ برآ ہونا اس کا کام نہیں اور وہ اس میدان کا جوان نہیں اس کا ان کے مقابلہ کے لئے کھڑا ہونا ایسا ہی ہے جیسا ایک چوہے کا پہاڑ سے سر ٹکرانا یا ایک چیونٹی کا سمندری لہروں کا مقابلہ کرنا۔ انہوں نے اپنی حماقت اور جہالت کی وجہ سے باوجود ایک بکروٹہ ہونے کے شیر پر ہاتھ ڈالا ہے اور ایک چڑیا ہو کر باز پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی ہے کاش وہ اتنا خیال کر لیتے کہ ہم جن طاقتوں سے مقابلہ کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں ان کے متعلق رسول کریم ﷺ نے لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ فرمایا ہے۔ اس جنگ میں جس قدر خون ہوں گے ان کا گناہ ترکوں کے سر پر ہوگا اور بقیہ اسلامی عظمت کے ضائع کرنے کا الزام بھی انہیں کے ذمہ لگے گا کیونکہ انہوں نے وقت کو نہ پہچانا اور نہ منشائے الٰہی کو سمجھا کاش وہ بجائے انگلستان سے جنگ کرنے کے اپنے نفس سے جنگ کرتے اور بجائے تلوار کھینچنے کے انصاف و عدل کی طرف متوجہ ہوتے اور بجائے دوسروں کو کافر قرار دے کر ان سے جہاد کرنے کے اپنے دل کے کفر کو دور کرتے کیونکہ یہ ان کے لئے بہتر اور مبارک ہوتا انہوں نے باوجود آنکھوں کے خدائے تعالیٰ کی قضاء و قدر کو نہ دیکھا اور باوجود کانوں کے اس کے

احکام کو نہ سنا اور باوجود دل ہونے کے اس کے منشاء کو نہ سمجھا اور اپنے ساتھ اپنی رعایا کو بھی تباہ کر دیا کیوں کہ اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْيَةً اَفْسَدُوْهَا وَ جَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً۔

چونکہ ترکی حکومت بظاہر ایک اسلامی حکومت کہلاتی ہے اس لئے مسلمانوں کے دلوں میں قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس موقعہ پر ان کو کیا کرنا چاہئے اور جبکہ ایک طرف وہ سلطنت ہے جو مکہ اور مدینہ کی محافظ ہے اور دوسری طرف وہ جو ہمارے اموال اور جانوں کی محافظ ہے تو ہم کس سے ہمدردی کریں اس لئے میں اس اعلان کے ذریعہ اپنی تمام جماعت کو اطلاع دیتا ہوں کہ ان کا طریق عمل واضح ہے اور ان کو بجائے خود فکر کرنے کے اپنے امام کی طرف نگاہ کرنی چاہئے کہ وہ کیا فیصلہ کرتا ہے اور وہی ہمارا حقیقی ہادی اور رہنما ہے کیونکہ وہ خدا کا مسیح اور مہدی ہے اور اس کے حکم ہم سب کے لئے خواہ بڑے ہوں خواہ چھوٹے واجب التعمیل ہیں۔ ممکن ہے کہ بعض بیوقوف سلطانِ روم کو اپنا سردار اور آقا خیال کرتے ہوں لیکن ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ وہ ایسا نہیں سمجھ سکتے کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ لکھتے ہیں: "مجھے نہ سلطان روم کی طرف کچھ حاجت ہے۔ اور نہ اس کے کسی سفیر کی ملاقات کا شوق ہے۔ میرے لئے ایک سلطان کافی ہے جو آسمان اور زمین کا حقیقی بادشاہ ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ قبل اس کے کہ کسی دوسرے کی طرف مجھے حاجت پڑے اس عالم سے گذر جاؤں۔ آسمان کی بادشاہت کے آگے دنیا کی بادشاہت اس قدر بھی مرتبہ نہیں رکھتی جیسا کہ آفتاب کے مقابل پر ایک کیڑا مرا ہوا پھر جبکہ ہمارے بادشاہ کے آگے سلطانِ روم ہیچ ہے تو اس کا سفیر کیا چیز۔ میرے نزدیک واجب التعظیم اور واجب الاطاعت اور شکرگزاری کے لائق گورنمنٹ انگریزی ہے جس کے زیر سایہ امن کے ساتھ یہ آسمانی کارروائی میں کر رہا ہوں۔ ترکی سلطنت آج کل تاریکی سے بھری ہوئی ہے اور وہ شامتِ اعمال بُھگت رہی ہے اور ہرگز ممکن نہیں کہ اس کے زیر سایہ رہ کر ہم کسی راستی کو پھیلا سکیں۔ شاید بہت سے لوگ اس فقرہ سے ناراض ہوں گے مگر یہی حق ہے۔" (اشتہار "حسین کامی سفیر سلطان روم" صفحہ ۱-۲)

آگے چل کر اسی اشتہار کے صفحہ دو پر ترکی گورنمنٹ کی ردی حالت کی نسبت تحریر فرماتے ہیں اس ترکی سفیر کے سامنے جو قادیان آیا تھا۔ "میں نے کئی اشارات سے اس بات پر بھی زور دیا کہ رومی سلطنت خدا کے نزدیک کئی باتوں میں قصوروار ہے اور خدا سچے تقویٰ اور طہارت اور نوع انسان کی ہمدردی کو چاہتا ہے اور روم کی حالت موجودہ بربادی کو چاہتی ہے توبہ کرو تا نیک پھل پاؤ۔ مگر میں اس کے دل کی طرف خیال کر رہا تھا کہ وہ ان باتوں کو بہت ہی برا مانتا تھا اور یہ ایک

صریح دلیل اس بات پر ہے کہ سلطنت روم کے اچھے دن نہیں ہیں اور پھر اس کا بدگوئی کے ساتھ واپس جانا یہ اور دلیل ہے کہ زوال کی علامات موجود ہیں"۔ تین سطر آگے لکھتے ہیں کہ "میں نے یہ بھی اس کو کہا کہ خدا نے یہی ارادہ کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں سے مجھ سے علیحدہ رہے گا وہ کاٹا جائے گا۔ بادشاہ ہو یا غیر بادشاہ۔ اور میں خیال کرتا ہوں کہ یہ تمام باتیں تیر کی طرح اس کو لگتی تھیں اور میں نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ جو کچھ خدا نے الہام کے ذریعہ فرمایا تھا وہی کہا تھا"۔ پھر اس امر کے متعلق کہ ترکی حکومت سے سلسلہ احمدیہ کو بجائے فائدہ کے نقصان ہے تحریر فرماتے ہیں کہ "اور پھر ان تمام باتوں کے بعد گورنمنٹ برطانیہ کا بھی ذکر آیا اور جیسا کہ میرا قدیم سے عقیدہ ہے میں نے اس کو بار بار کہا کہ ہم اس گورنمنٹ سے دلی اخلاص رکھتے ہیں اور دلی وفادار اور دلی شکر گذار ہیں کیونکہ اس کے زیر سایہ اس قدر امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں کہ کسی دوسری سلطنت کے نیچے ہرگز امید نہیں کہ وہ امن حاصل ہو سکے۔ کیا میں اسلام بول (استنبول) میں امن کے ساتھ اس دعوے کو پھیلا سکتا ہوں کہ میں مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں اور یہ کہ تلوار چلانے کی سب روائتیں جھوٹ ہیں کیا یہ سن کر اس جگہ کے درندے مولوی اور قاضی حملہ نہیں کریں گے۔ اور کیا سلطانی انتظام بھی تقاضا نہیں کرے گا کہ ان کی مرضی کو مقدم رکھا جائے پھر مجھے سلطان روم سے کیا فائدہ"۔ اسی طرح اس کے انجام کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ "سلطانِ روم کی سلطنت کی حالت اچھی نہیں ہے اور میں کشفی طریق سے اس کے ارکان کی حالت اچھی نہیں دیکھتا اور میرے نزدیک ان حالتوں کے ساتھ انجام اچھا نہیں"۔ اسی معاملہ کے متعلق ایک دوسرے اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں "سلطان کا خلیفۃ المؤمنین ہونا صرف اپنے منہ کا دعویٰ ہے۔ لیکن وہ خلافت جس کا آج سے سترہ برس پہلے براہین احمدیہ اور نیز ازالہ اوہام میں ذکر ہے حقیقی خلافت وہی ہے کیا وہ الہام یاد نہیں؟ اَرَدْتُ اَنْ اَسْتَخْلِفَ فَخَلَقْتُ اٰدَمَ۔ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ السُّلْطَانُ۔ ہاں ہماری خلافت روحانی ہے اور آسمانی ہے۔ نہ زمینی"۔ پھر اسی اشتہار کے آخر میں انگریزی گورنمنٹ کی تعریف کی نسبت تحریر فرماتے ہیں "رہی یہ بات کہ اشتہار مذکور میں انگریزی سلطنت کی تعریف کی گئی ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ ہرگز منافقانہ تعریف نہیں لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ نَافَقَ۔ بلکہ ہم سچے دل سے کہتے ہیں اور صحیح صحیح کہتے ہیں کہ اس گورنمنٹ کے ذریعہ سے ہم نے بہت امن پایا ہے۔ اس لئے اس کا شکر ہم پر واجب ہے۔ اور مجھے ان شریر انسانوں کی حالت پر نہایت تعجب ہے کہ اب تک وہ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ جزاءِ احسان احسان ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ"۔

(الرحمٰن:۶۱)- (اشتہار جلسہ شکریہ جشن جوبلی۔شصت سالہ حضرت قیصرہ ہند - ۷ جون ۱۸۹۷ء)
اسی طرح سلطانِ روم کے خلیفۃ المسلمین کہلانے اور پھر دین سے غافل ہونے کی نسبت فرماتے ہیں "آج بھی اگر کسی انسان میں فراست موجود ہے تو دیکھ سکتا ہے کہ کیا اسلام کی حالت اس خطرناک حالت تک پہنچی ہے یا کہ نہیں جس وقت خدا اس کی خبرگیری کرے زمانہ خود پکار پکار کر زبان حال سے کہہ رہا ہے کہ مصلح کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ معمولی مسلمان تو کسی شمار میں ہی نہیں۔ جو لوگ مسلمان کہلاتے ہیں اور خلیفۃ المسلمین امیر المؤمنین ہیں خود ان کا حال ایسا ہے کہ باوجود بادشاہ ہونے کے ان کو اتنی جرأت نہیں کہ ان کی سلطنت میں کوئی شخص جرأت اور آزادی سے اظہار حق بھی کرسکے سلطان روم کی سلطنت میں کوئی چار سطر بھی مذہب عیسوی کے خلاف نہیں لکھ سکتا۔ شاید یہ خیال ہوگا کہ تمام عیسائی سلطنتیں ناراض ہو کر سلطنت چھین لیں گی۔ مگر خدا کی سلطنت کا ذرا بھی خیال نہیں اور نہ ہی خدا کی طاقت پر پورا بھروسہ ہے۔ خودداری بھی ایک حد تک اچھی ہوتی ہے۔ مگر جہاں ایمان جائے وہاں ایسی باتوں کا کیا خیال۔"

"حالانکہ ہمارا تجربہ بتلاتا ہے کہ گورنمنٹ کو مذہب سے تعلق ہی کوئی نہیں۔ دیکھو ہم نے عیسائیوں کے خلاف کتنی کتابیں لکھی ہیں۔ اور کس طرح زور سے ان کے عقائد باطلہ کا ردّ کیا ہے۔ مگر گورنمنٹ میں یہ بڑی خوبی ہے کہ کوئی ناراضگی کا اظہار نہیں کیا گیا۔ اصل وجہ اپنی ہی کمزوری ہوتی ہے۔ ورنہ گورنمنٹ دین کے معاملات میں کبھی بھی دست اندازی نہیں کرتی"۔ (اقتباس از تقریر بر مقام لاہور)

آگے چل کر سلطان روم کے محافظ حرمین شریفین ہونے کے خیال کو غلط قرار دیتے ہوئے انگریزی گورنمنٹ کی یوں تعریف فرماتے ہیں۔ "بادشاہ اور خلیفۃ المسلمین اور امیر المؤمنین کہلا کر بھی خدا کی طرف سے بے پرواہی اچھی بات نہیں۔ مخلوق سے اتنا ڈرنا کہ گویا خدا کو قادر ہی نہیں سمجھنا۔ یہ ایک قسم کی سخت کمزوری ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ خادم الحرمین ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ حرمین اس کی حافظ ہیں۔ حرمین کی برکت اور طفیل ہے کہ اب تک وہ بچا ہؤا ہے۔ جو مذہبی آزادی اس ملک میں ہمیں نصیب ہے وہ مسلمان ممالک میں خود مسلمانوں کو بھی نصیب نہیں دیکھو کس آزادی سے ہم کام کر رہے ہیں۔ اور پھر کیسا اثر ہماری تالیفات کا ملک پر ہؤا ہے۔ قادیان میں ہمیشہ پادری لوگ آیا کرتے تھے۔ ان کے خیمے ہمیشہ قادیان کے باہر کی طرف نصب کئے جاتے تھے۔ اور وہ پھر کر اپنا وعظ کیا کرتے تھے۔ مگر اب عرصہ پندرہ برس کا ہوتا ہے کہ کبھی کسی پادری کی شکل بھی نظر

نہیں آئی۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے اور مسلمانوں کو دعویٰ سے بلایا کرتے تھے کہ کوئی ان سے مباحثہ کرے۔ اور کہتے تھے کہ نعوذ باللہ آنحضرت ﷺ سے کوئی بھی معجزہ ظاہر نہیں ہُوا۔ ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ زندہ نبی کے مضمون پر بحث کی جاوے۔ مگر اب یہ معاملہ ہے کہ ہم بلاتے ہیں۔ انعام دیتے ہیں۔ مگر کوئی ادھر آتا ہی نہیں "۔(ایضاً)

پھر کتاب الھُدیٰ کے صفحہ ۳۹ (روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۳) پر ان نام نہاد خلفاء کی نسبت یوں تحریر فرماتے ہیں کہ "وَفُوِّضَ اِلَیْھِمْ خِدْمَۃٌ فَمَا اَدَّوْھَا حَقَّ الْاَدَاءِ۔ اَتَزْعَمُوْنَ اَنَّھُمْ خُلَفَاءُ الْاِسْلَامِ۔ کَلَّا بَلْ ھُمْ اَخْلَدُوْا اِلَی الْاَرْضِ وَاَنّٰی لَھُمْ حَظٌّ مِّنَ التَّقْوَی التَّامِّ۔ وَلِذٰلِکَ یَنْھَزِمُوْنَ مِنْ کُلِّ مَنْ نَھَضَ لِلْمُخَالَفَۃِ۔ وَیُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ مَعَ کَثْرَۃِ الْجُنْدِ وَالدَّوْلَۃِ وَالشَّوْکَۃِ۔ وَمَا ھٰذَا اِلَّا اَثَرُ السُّخْطِ الَّذِیْ نَزَلَ عَلَیْھِمْ مِنَ السَّمَاءِ ترجمہ: اور جو خدمت ان کے سپرد ہوئی تھی اس کا کوئی حق ادا نہیں کیا۔ کیا تم دعویٰ کرتے ہو کہ وہ اسلام کے خلیفے ہیں۔ ایسا نہیں بلکہ وہ زمین کی طرف جھک گئے ہیں اور پورے تقویٰ سے انہیں کہاں حصہ ملا ہے۔ اس لئے ہر ایک سے جو ان کی مخالفت کے لئے اٹھ کھڑا ہو شکست کھاتے ہیں اور باوجود کثرت لشکروں اور دولت اور شوکت کے بھاگ نکلتے ہیں۔ اور یہ سب اثر ہے اس لعنت کا جو آسمان سے ان پر برستی ہے"۔ آگے چل کر ان کے برے حال اور بد انجام کی نسبت تحریر فرماتے ہیں کہ "وَکَیْفَ یُعْضَدُوْنَ بِالنُّصْرَۃِ وَالْاِعَانَۃِ۔ مَعَ ھٰذِہِ الْغَوَایَۃِ وَالْخِیَانَۃِ۔ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُبَدِّلُ سُنَّتَہُ الْمُسْتَمِرَّۃَ۔ وَمِنْ سُنَّتِہٖ اَنَّہٗ یُؤَیِّدُ الْکَفَرَۃَ وَلَا یُؤَیِّدُ الْفَجَرَۃَ۔ وَلِذٰلِکَ تَرٰی مُلُوْکَ النَّصَارٰی یُؤَیَّدُوْنَ وَیُنْصَرُوْنَ۔ وَیَاْخُذُوْنَ ثُغُوْرَھُمْ وَیَتَمَلَّکُوْنَ۔ ترجمہ: اور ایسی خیانت اور گمراہی کے ہوتے ہوئے انہیں کیونکر خدا سے مدد ملے۔ اس لئے کہ خدا اپنی دائمی سنت کو تبدیل نہیں کرتا اور اس کی سنت ہے کہ کافر کو تو مدد دیتا ہے پر فاجر کو ہرگز نہیں دیتا۔ یہی وجہ ہے کہ نصرانی بادشاہوں کو مدد مل رہی ہے اور وہ ان کی حدوں اور مملکتوں پر قابض ہو رہے ہیں اور ہر ایک ریاست کو دباتے چلے جاتے ہیں"۔ الھدیٰ ص ۴۲ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۲۸۶) پھر ان کے محافظ حرمین شریفین ہونے کا انکار کرتے ہوئے اس طرح ان کی تباہی کی خبر دیتے ہیں: "اَتَخَالُوْنَ اَنَّھُمْ یَحْفَظُوْنَ حَرَمَ اللّٰہِ وَحَرَمَ رَسُوْلِہٖ کَالْخُدَّامِ۔ کَلَّا بَلِ الْحَرَمُ یَحْفَظُھُمْ لِادِّعَاءِ الْاِسْلَامِ وَادِّعَاءِ مَحَبَّۃِ خَیْرِ الْاَنَامِ۔ وَقَدْ حَقَّتِ الْعُقُوْبَۃُ لَوْ لَمْ یَتُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ الْمُقْتَدِرِ الْعَلَّامِ۔ ترجمہ: کیا تمہارا خیال ہے کہ وہ حرمین شریفین کے خادم اور محافظ ہیں ایسا نہیں بلکہ حرم انہیں بچا رہا

ہے اس لئے کہ وہ اسلام اور رسول خدا کی محبت کے مدعی ہیں۔اور اگر وہ سچی توبہ نہ کریں تو سزا سر پر کھڑی ہے"۔(الہدیٰ صفحہ ۵۶ روحانی خزائن جلد ۱۸ صفحہ ۳۰۰)

ان تحریروں سے یہ باتیں صاف ظاہر ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ سلطان کے ادعائے خلافت کو غلط قرار دیتے ہیں اس کی حکومت سے انگریزوں کی حکومت کو ترجیح دیتے ہیں۔ان کی سلطنت کے بدانجام کی خبر دیتے ہیں اور انگریزی حکومت کی مخالفت کو نہایت مکروہ اور گناہ قرار دیتے ہیں۔اور ہر ایک احمدی کا فرض ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احکام اور فیصلوں پر دل و جان سے کاربند ہو۔پس میں تمام جماعت کو اس اعلان کے ذریعہ سے اطلاع دیتا ہوں کہ اپنے امام کے حکم کے ماتحت ہر طرح سے گورنمنٹ برطانیہ کے خیرخواہ رہیں اور ہر ممکن طریق سے اس کی مدد و اعانت کرتے رہیں اور اگر کسی جگہ کسی آدمی یا جماعت کے خیالات ان کو نادرست معلوم ہوں تو اس کی اصلاح کی کوشش کریں۔اور اپنی جماعت کے علاوہ غیروں کو بھی سمجھاتے رہیں کہ گورنمنٹ برطانیہ کی فرمانبرداری ان کا مذہبی فرض ہے۔پس چاہئے کہ اپنے ذاتی خیالات کو مذہب پر قربان کردیں۔ہماری جماعت کو یاد رکھنا چاہئے کہ جس امن سے ہم گورنمنٹ برطانیہ کے ماتحت زندگی بسر کر رہے ہیں ہرگز وہ امن ہم کو اور کسی سلطنت میں نہیں مل سکتا خواہ اسلامی ہو یا غیر اسلامی۔خصوصاً اس زمانہ کی اسلامی کہلانے والی حکومتوں کے حلم اور بردباری کا نظارہ ہم امیر کابل کے سلوک سے دیکھ چکے ہیں جس نے بلاوجہ ہمارے ایک بھائی کو نہایت بے دردی سے سنگسار کروا دیا۔

آخر میں مَیں اپنی جماعت کو اس امر کی بھی تاکید کرتا ہوں کہ وہ آج کل دعاؤں اور آہ وزاری پر بہت زور دیں اور اپنے نفوس میں تبدیلی پیدا کریں اور اللہ تعالیٰ کے آگے گر جائیں تا اسلام کی ترقی کی صورت نکلے اور اس کے زوال کے اسباب دور ہوں اور اسلام ایک دفعہ پھر اپنی اصل شان میں دنیا کے چاروں کونوں میں پھیلنا شروع ہو اور شرک و بدعت کی جگہ توحید اور سچی اطاعت کی ترقی ہو۔آمین ثم آمین۔وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

خاکسار

میرزا محمود احمد خلیفہ دوم

جماعت احمدیہ قادیان۔پنجاب

۹ نومبر ۱۹۱۴ء